قرآنِ مجید میں کیا کہیں عورت کو پاؤں کی انگلیوں سے لے کر سر تک ''مستور'' کرنے کا حکم ہے (ایسے جیسے ملفوف کر دیا ہو)؟ حجاب کے معنی اور مفہوم

ستر کے معنی اوٹ، آڑ، پردہ ہیں۔ جس سے کوئی چیز چھپائی جائے۔ قرآنِ مجید میں اس کے استعمال کا انداز:

وَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ﴿٤٥﴾

''اور جب آپ (ﷺ) قرآن (مجید) پڑھتے ہیں تو ہم آپ اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کو نہیں مانتے ایک چھپا پردہ (آڑ) ڈال دیتے ہیں'' (سورۃ الاسراء۔۴۵)

حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ ٱلشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾

''یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا اسے ایسی قوم پر نکلتا پایا جن کیلئے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہ رکھی'' (الکہف۔۹۰)

وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾

''اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (جلد) لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا'' (سورۃ فصلت۔۲۲)

ان آیات مبارکہ کے علاوہ لفظ ''ستر'' کہیں نہیں آیا۔

حجاب کیا ہے؟ اس لفظ کا مادہ ''ح ج ب'' ہے۔ اس کے معنی ڈھانپنا، چھپانا ہیں۔ وہ چیز جو بطور پردہ کے استعمال کی جائے (تاج)۔ لیکن جناب راغب نے کہا ہے کہ اس کے معنی ایسی روک کے ہیں جو ایک چیز کے دوسری چیز تک پہنچنے میں حائل ہو۔ یعنی اہل جہنم کا عذاب جنت والوں تک نہیں پہنچ سکے گا اور اہل جنت کی لذات سے اہل جہنم محروم ہوں گے۔ کیا ''حجاب'' کے معنی ''عورتوں کے چہرے پر نقاب'' تصور کئے جا سکتے ہیں؟ کتابِ لاریب سے بڑھ کر رہنمائی کہیں سے نہیں مل سکتی۔ قرآنِ مجید سے لفظ ''حجاب'' کے معنی دیکھتے ہیں: پہلی مرتبہ یہ لفظ سورۃ الاعراف کی آیت ۴۶ میں آیا ہے۔ جنت والوں نے دوزخ والوں کو آواز لگا (پکار) کر ایک بات پوچھی ہے (آیت۔۴۴) اور پھر بتایا گیا کہ۔ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ''اور ان دونوں کے درمیان ''حجاب'' (آڑ، دیوار، رکاوٹ) ہے'' ''حجاب'' کا اثر دونوں فریقوں کیلئے ایک جیسا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکتے۔ دونوں فریقوں کیلئے رکاوٹ، آڑ کا کام دے رہی ہے۔ اس کے بعد سورۃ الاسراء کی آیت ۴۵ میں حِجَابًا مَّسْتُورًا آیا ہے۔ ایسا ''حجاب'' روک، رکاوٹ جو مستور ہے یعنی دکھائی نہیں دیتا۔ ملائکہ سے ابن مریم کی اطلاع پانے پر سیدہ مریم نے اپنے اور گھر والوں کے درمیان مشرقی مقام پر حجاب کو اختیار کر لیا تھا

حجاب ایک ایسی آڑ/رکاوٹ/دیوار کو کہتے ہیں جو دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کی آنکھوں سے اوجھل کر دے، خلوت کر دے فَاتَّخَذَتۡ مِن دُونِهِمۡ حِجَابًا "اور ان سے حجاب اختیار کر لیا" (حوالہ مریم۔۱۷)۔ یہاں بھی حجاب کی نوعیت چہرے پر نقاب کی نہیں بلکہ اس آڑ، رکاوٹ کی ہے جو سیدہ مریم اور دوسرے لوگوں کے درمیان حائل ہوگئی ہے۔ دونوں کیلئے آڑ، رکاوٹ ہے۔ سیدہ مریم کے پاس اللہ کا پیامبر ایک شریف النفس مرد کے روپ میں آیا تھا۔ وہ اس مقام پر آیا تھا جہاں سیدہ مریم اور ان کے اہل خانہ کے درمیان حجاب یعنی آڑ، رکاوٹ موجود تھی جس کی وجہ سے وہ سیدہ مریم اور اس پیامبر کو دیکھ بھی نہیں سکتے تھے۔ اس سے قبل بھی مردوں کے روپ میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے تھے جنہیں ان کی بیوی نے بھی دیکھا تھا اور گفتگو بھی کی تھی۔ آقائے نامدار ﷺ کے گھر پر دعوت پر بلائے جانے پر جن آداب کی پابندی اہل ایمان نے کرنی ہے ان کے بارے میں الاحزاب کی آیت ۵۳ میں بتاتے ہوئے فرمایا فَسۡـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ (کہ اگر خواتین سے کوئی شئے مانگنی ہو) تو اس کیلئے حجاب (آڑ، حد فاصل، دروازے) کے پیچھے سے سوال کرو" (وجہ واضح ہے کہ گھر کے اندر عورتوں کو اجازت ہے کہ اپنے سینے پر اوڑھنی کو اتار دیں)۔ یہاں بھی "حجاب" کی نوعیت ایک ایسی رکاوٹ کی ہے جو دونوں فریقوں کیلئے آڑ ہو۔ "وَرَآءِ" کے معنی حد فاصل، فصل اور حد بندی پر دلالت کرتا ہے۔ سورۃ صٓ کی آیت ۳۲ میں یوں استعمال ہوا حَتَّىٰ تَوَارَتۡ بِٱلۡحِجَابِ "حتیٰ کہ (سورج) چھپ گیا (رات کے) حجاب (پردے) میں"۔ رات بطور حجاب بھی ایک ایسی آڑ، رکاوٹ ہے جو دونوں فریقوں کو ایک دوسرے سے چھپا دیتی ہے۔ اور سورۃ الشوریٰ کی آیت ۵۱ میں بتایا کہ کسی بشر کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے سوائے مِن وَرَآيِٕ حِجَابٍ۔ یہاں بھی معنی آڑ، رکاوٹ، اوٹ کے ہیں۔

قرآنِ مجید کی ان تمام آیات مبارکہ کے مطالعہ سے واضح ہے کہ "حجاب" کے معنی ایسا "نقاب" نہیں جو ایک فریق کے چہرے کو مستور حالت میں دکھائے جبکہ مستور حالت والا فریق دوسرے کو کھلم کھلا دیکھ سکے۔ ان آیات مبارکہ سے اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ حجاب کے معنی وہ نقاب ہے جو عورتوں کے چہرے کو آنکھوں کے سوا مستور کر دے۔ واضح کر دیا گیا ہے کہ حجاب کا اثر صرف فریقین کی آنکھوں پر ہوتا ہے کہ آڑ روشنی کی شعاعوں کو روکتی ہے۔ حجاب کا اثر فریقین کی سماعتوں پر نہیں ہوتا۔ عورت کے چہرے پر آنکھوں کے علاوہ حجاب ہو تو آپ بتائیں کہ اس عورت سے اگر کوئی مرد محو گفتگو ہوگا تو دونوں کی بصارتیں کیا آپس میں گڈ مڈ (مرتکز focus) نہیں ہوں گی اور یوں اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کے وہ دونوں مرتکب ہوں گے۔ کیا چہرے پر نقاب بصارتوں میں کمی کرنے کے حکم کی خلاف ورزی کا موجب نہیں؟ اور معاشرے میں عورتوں کے باہر نکلنے کو کم تو کیا جا سکتا ہے لیکن ختم کرنا ناممکن ہے۔

قرآن مجید کی آیات مبارکہ کے مطالعہ سے لباس، ستر اور حجاب کے متعلق ایک بعید اشارہ بھی نہیں ملتا کہ عورت کے چہرے کو نقاب کے پیچھے چھپانا لازمی ہو۔ چہرہ مرد کا ہو یا عورت کا انسان کی پہچان اور شناخت ہے۔ انگلیوں کے نشانوں کے ذریعے انسان کی شناخت قریب زمانے کی دریافت ہے۔ لیکن اس ذریعے سے شناخت کیلئے ایک خاص مہارت کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ سب کیلئے شناخت، پہچان کرنے کا موجب قرار نہیں پا سکتی۔ عام لوگوں کیلئے پہچاننے اور شناخت کرنے کا ذریعہ صرف اور صرف انسان کا چہرہ ہے۔ جسم پر دوسرے نشانوں کی حیثیت ثانوی ہے۔

چہرہ انسان کے اندر کے احساسات اور کیفیات کو جانچنے اور پڑھنے کا ذریعہ ہے۔ قلوب کی کیفیات چہرے پر ظاہر ہو جاتی ہیں

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ ''بعض چہرے اس دن پُر رونق، تروتازہ ہوں گے'' (القیامۃ ۔۲۲)

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ ''اور بعض چہرے اداس، بے رونق، پریشان ہوں گے''۔ (القیامۃ ۔۲۴)

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ''بعض چہرے چمکدار، روشن ہوں گے'' (عبس ۔۳۸)

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ ''اور بعض چہروں پر گرد چھائی ہوگی'' (عبس ۔۳۸)۔ چہرے کیا کچھ ظاہر کرتے ہیں

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ ''تو ان کے چہروں پر نعمتوں کی تروتازگی دیکھے گا'' (المطففین ۔۲۴)

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ ''اس دن کچھ چہرے دبے (ذلت سے مرجھائے) ہوئے ہوں گے''

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ ''اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے'' (الغاشیۃ ۔۲،۸)۔

چہرہ انسان کی پہچان اور شناخت ہے۔ یہ انسان کے ظاہر اور باطن کو عیاں کرتا ہے۔ عورتوں اور مردوں کے جسم کو تو لباس ڈھانپ لیتا ہے ایک چہرہ ہی تو ہے جو عورت کے ظاہری اور باطنی حسن کو ظاہر کرے گا۔ لباس، ستر اور حجاب کے متعلق قرآن مجید کی آیات مبارکہ سے ہمیں عورت کے چہرے کو لازمی ڈھانپنے کا حکم کہیں نہیں ملا اور اب ان آیات مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہیں جن سے اس بات کی نفی اور ممانعت ہوتی ہے کہ عورتیں چہروں کو نقاب سے ڈھانپ کر رکھیں۔ رسولِ کریم ﷺ پر نکاح کے معاملے پر پابندی لگاتے ہوئے فرمایا

وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ

''اگرچہ ان کا حسن آپ (ﷺ) کو کتنا ہی اچھا لگے (متعجب کرے)'' (حوالہ الاحزاب ۔۵۲)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر عورتوں کے ہاتھوں پر دستانے، پاؤں میں موزے اور چہروں پر نقاب ہوں تو آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ کیسے کسی کے حسن سے متعجب ہو سکتے تھے؟ تعجب ہمیشہ پہلی بار دیکھنے پر ہوتا ہے۔ اسی طرح ایمان والے مردوں کیلئے اصول طے فرمایا:

وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ

''اور ایک مومن ملازمہ مشرک عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہت اچھی لگے، متعجب کرے''۔

مومن عورت کے مقابلے میں مشرک خاتون اب کن معنوں میں کسی مومن مرد کو متعجب، حیران کن، پسندیدہ ہوسکتی ہے اگر مومن عورت ٹخنوں سے سر کے بالوں تک برقعے میں ڈھکی ہوئی ہو؟ لفظ ''خیر'' تقابلی جائزے کا متقاضی ہوتا ہے، دو میں سے بہتر۔ اگر مومن عورتوں کے چہروں کو بھی چھپا دیا جائے تو پھر ہر مشرک عورت مومن کو کیا حسین وخوبصورت نہیں لگے گی؟

معینہ مدت کیلئے کریڈٹ پر تجارتی سودے کو ضبط تحریر میں لانے کا حکم ہے جسے ایک کاتب لکھے اور دو مرد گواہ کئے جائیں۔ اگر اپنے دو مرد دستیاب نہ ہوں تو فریقین کی باہمی رضامندی سے ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنالیا جائے۔ گواہ وہ ہوتا ہے جسے شناخت کیا جاسکے۔ ہاتھوں پر دستانے، پاؤں میں موزے، ڈھکے چہرے کے ساتھ ایک آنکھ والی عورت کو جسے شناخت نہ کیا جاسکے کیا فریقین اور کوئی عدالت گواہ تسلیم کرسکتی ہے؟

دورانِ عدت عورتوں کو نکاح کا پیغام، ان میں اپنی دلچسپی کا اظہار اشاروں میں کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ ''لیکن چھپ کر ان سے وعدہ نہ لو سوائے اس کے کہ مناسب بات کہو'' (حوالہ البقرۃ۔۲۳۵)۔ عام فہم سی بات ہے کہ یہ ''اشارہ'' ٹیلی پیتھی کے ذریعے تو ان عورتوں تک نہیں پہنچایا جاسکتا اور بھلا جس کے چہرے کو دیکھا بھی نہ ہو اسے دلچسپی کے اشارے کون دے گا؟

کھلے چہرے کے ساتھ خواتین کے سینے پر چادر ان کے جسم کو تقدس، عفت اور حیا عطا کرتی ہے۔ چادر ان پر پڑنے والی نگاہ کو ان کے عفت مآب جسم پر پھسلنے سے روک دیتی ہے۔ سینے پر چادر ہو تو مرد کی نگاہ عورت کے چہرے پر براہ راست پڑتی ہے اور بصارت بکھر جاتی ہے، کسی نقطے پر مرکوز (focus) نہیں ہوتی کہ کسی میلے خیال (شہوۃ) کی محرک بن سکے۔ چہرے پر نقاب ہو تو آنکھوں میں کاجل، مزین پلکیں اور بھنویں جاذب بصارت بن جاتی ہیں اور پھر بصارتیں مرتکز ہو جاتی ہیں اور جب ایک دوسرے کی آنکھوں میں بصارتیں مرتکز ہوں تو سب کچھ سمٹ کر آنکھوں میں دکھائی دینے لگتا ہے۔ کھلے چہرے کا حسن متعجب تو کرسکتا ہے، جنسی طور پر مضطرب نہیں کرتا۔ خواتین کو کوئی بات ناگوار گزری ہو تو معافی چاہتا ہوں۔ اللہ رب العزت اور آقائے نامدار ﷺ کی جانب سے انہیں دیئے گئے تقدس کا خوف ہے۔